

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام اہلسنت کی عبادت و ریاضت

21-June-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھر اہیان

(For Islamic Sisters)



ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
 اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

دُرودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اَسْبَعُ صَلَاةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَ اَعْرِفُهُمْ وَ تَعَرَّضْ عَلَيَّ صَلٰوةً غَيْرِهِمْ عَرَضًا لِعِنِيْ اَهْلُ مَحَبَّتِكَ اَدْرُوْدٌ فِيْ خُوْدِ سَنَتَا هُوْنَ اَوْرِ اَنْہِیْنَ یَبْجَانَتَا هُوْنَ جَبْکَ دُو سُرُوْں کَا دُرُوْدٌ مَّجْہَرٌ پَرِ پِشْ کِیَا جَاتَا ہِے۔“ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص ۱۵۹)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”بَیِّنَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَانِ کِی نَبِیَّتِ اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرگ کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشاہہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گی۔ صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰهَ، تُؤْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرَادِی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شَوَّالِ الْمُکْرَمِہ کا بابرکت مہینا جاری و ساری ہے۔ یہ وہ مُبارک مہینا ہے جس میں دُنِیائے سُنِّیْت کے عظیم پیشوا، امامِ اہلسنّت، مجددِ دین و ملت، پروانہ شمعِ رسالت، اعلیٰ حضرت، الشاہ، الحافظ، الحاج امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ اس دُنِیائے جَلُوہ گر ہوئے۔

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف (یوپی، ہند) کے مَحَلَّہ جَسُوْلِی میں 10 شَوَّالِ الْمُکْرَمِہ 1272 ہجری بروز ہفتہ بوقتِ ظہر بمطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/ 58) آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کا پیدائشی نام ”محمد“ ہے، آپ کی والدہ ماجدہ مَحَبَّت میں ”اَسْمٰنِ میاں“ فرمایا کرتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر رشتے دار ”احمد میاں“ کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے جدِ امجد (دادا جان) نے آپ کا اسم شریف ”احمد رضا“ رکھا۔ اور آپ کا تاریخی نام ”المختار“ ہے (جبکہ کُنِیْت ابو محمد ہے) اور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ خود اپنے نام سے پہلے ”عَبْدُ الْمُطْفِی“ لکھا کرتے تھے۔ (تجلیاتِ امام احمد

رضا، ص 21) چُناچہ اپنے نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خَوْفِ نَهْ رَكْهُ رَضَا ذَرَا، تُو تُو هِي ”عبدِ مصطفیٰ“

تیرے لیے امان ہے، تیرے لیے امان ہے

(حدائقِ بخشش، ص 149)

چونکہ یہ ماہِ شَوَّالُ الْبُكْرَةِ اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ كِي پیدائش کا مہینا ہے، لہذا اسی مناسبت سے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ كِي حیاتِ طیبہ کے ایک گوشے یعنی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ كِي عبادت و ریاضت کے حوالے سے سُننے كِي سَعَادَتِ حَاصِل كِرِيں كِي۔ آئیے! بِيَان كَا آغَا زِ اِيْكَ اِيْمَانِ اَفْرُوزِ حَكَايَتِ سِي كَرْتِي ہيں۔ چُناچہ

طَرِيْن رُكِي رِهِي:

خليفة اَعْلٰی حضرت، حضرت مَوْلَانَا سَيِّدِ اِيُوْبِ اَعْلٰی رَضَوِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہيں كہ: ميرے آقا اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ اِيْكَ بَارِ پِيْلِي بَهِيْتِ سِي بَرِيْلِي شَرِيْفِ بَذَرِيْعِي رِيْل (ٹرِيْن) جَارِ هِي تَحِي۔ راستے ميں نُوَابِ گَنَجِ كِي اسْتِيْشِنِ پَرِ جِهَانِ گَارِي سَرَفِ دُوْمَنٹِ كِي لِيے تَهْرْتِي هِي، مَغْرَبِ كَا وَقْتِ هُو چُكَا تَهَا، اِيْكَ نِي گَارِي تَهْرْتِي هِي تَكْبِيْرِ اِقَامَتِ فَرْمَا كَرِ گَارِي كِي اَنْدَرِ هِي نَيْتِ بَانْدِ هِي، غَالِبًا 5 اَفْرَادِ اِيْكَ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ كِي اِقْتِدَا ميں نَمَازِ بَا جَمَاعَتِ كِي لِيے شَرِيْكَ هُوئے، اُن ميں مِيں بَهِي تَهَا، لِيْكَنِ اَبَهِي شَرِيْكَ جَمَاعَتِ نَهِيں هُوْنِي پَايَا تَهَا كِه مِيْرِي نَظَرِ اِيْكَ غَيْرِ مُسْلِمِ گَارِڈِ پَرِ پُڑِي جُو پِلِيٹِ فَاْرَمِ پَرِ كَهْرِ اسْبَزِ جَهَنْدِي هِلَا رَا تَهَا، ميں نِي كَهْرُ كِي سِي جِهَانِ كَرِ دِيكَا، لَا اُنْ كَلِيْرِ تَحِي اُوْرِ گَارِي چُھُوٹِ رِهِي تَحِي، مَگرِ گَارِي نِي چَلِي اُوْرِ حُضُوْرِ اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نِي بَا طَمِيْنَانِ تَمَامِ، بَلَا كَسِي اِضْطِرَابِ اِيْعْنِي بَغِيْرِ كَسِي پَرِ اِيْشَانِي كِي سَكُوْنِ كِي سَاْتَه

تینوں فرض رکتیں ادا کیں اور جس وقت دائیں جانب سلام پھیرا تو گاڑی بھی چل دی۔ مقتدیوں کی زبان سے بے ساختہ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ نکل گیا۔ اس کرامت میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گاڑی نے ایک بزرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی، ایسا نہ تھا بلکہ نماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اس تھوڑے وقت میں گاڑی کو کیا خبر ہو سکتی تھی کہ ایک اللہ پاک کا محبوب بندہ فریضہ نماز گاڑی میں ادا کر رہا ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۱۸۹، از تذکرہ امام احمد رضا، ص ۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كُو نمازِ مغربِ باجماعت ادا کرنا تھی، اس لئے 5 افراد کی امامت میں نماز شروع فرمادی، حالانکہ ٹرین اتنی دیر کونہ رکتی تھی کہ اطمینان و سکون کے ساتھ نماز ادا کر لی جاتی اور ایسا ہی ہوا کہ کچھ ہی دیر بعد گاڑی بھی روانگی کیلئے ہری جھنڈی دکھا رہا تھا، مگر جب تک امام اہلسنت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نماز میں مصروف رہے ٹرین نہ چلی اور جیسے ہی سلام پھیرا، ٹرین بھی فوراً چل پڑی۔ اس حکایت سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی کرامت ثابت ہوتی ہے، وہیں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی نمازِ باجماعت سے محبت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ چونکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ، رسولِ مکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سچے اور پکے عاشق تھے، اسی لیے سفر و حضر میں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز کو جماعت کے ساتھ ہی ادا فرماتے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ خود فرماتے ہیں: مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بِفَضْلِهِ تَعَالَى پَنج وقتہ جماعت سے نماز پڑھی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۷۵)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یقیناً یہ ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ پر اللہ کا خاص انعام تھا

کہ آپ نے سفر میں بھی ہمیشہ جماعت کے ساتھ ہی نماز ادا فرمائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! باون (52) برس کی عمر میں جب اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

دوسری بار سَفَرِ حَج کے لیے روانہ ہوئے، مناسکِ حَج ادا کرنے کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ایسے علیل (بیمار) ہوئے کہ دو ماہ سے زیادہ صاحبِ فراش یعنی بیماری کی وجہ سے بستر پر ہی رہے، جب کچھ رُو بہ

صحت (تندرست) ہوئے تو زیارتِ روضہ اَنُور کے لیے کمر بستہ یعنی تیار ہوئے اور ”جَدہ شریف“ سے ہوتے ہوئے بذریعہ کشتی تین (3) دن کے بعد ”ربیع“ پہنچے، اور وہاں سے مدینة الرَّسُول کے لیے اُونٹ

کی سواری کی، اسی راستے میں جب ”بیر شیخ“ پہنچے تو منزل قریب تھی لیکن فجر کا وقت تھوڑا رہ گیا تھا۔ اُونٹ والوں نے منزل ہی پر اُونٹ روکنے کی ٹھانی لیکن تب تک نمازِ فجر کا وقت نہ رہتا، سیدی اعلیٰ حضرت

رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: (یہ صورت حال دیکھ کر) میں اور میرے رُفقا (یعنی ساتھی) اُتر پڑے، قافلہ چلا گیا۔ کُرُیچ کا (یعنی مخصوص ٹاٹ کا بنا ہوا) ڈول پاس تھا۔ رسی نہیں اور کُنواں گہرا، عمامے باندھ کر پانی بھرا

(اور) دُضو کیا۔ بِحَسْبِ اللهُ تَعَالَى نماز ہو گئی۔ اب یہ فکر لاحق ہوئی کہ طولِ مَرَض (طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ) سے ضَعْفِ شَدِید (کمزوری بہت) ہے، اتنے میل پیادہ (پیدل) کیونکر چلنا ہو گا؟ مُنہ پھیر کر دیکھا تو ایک

جَمَّال (اُونٹ والا) مَحْضُ اِبْخَنِی اپنا اُونٹ لیے میرے انتظار میں کھڑا ہے، حَمْدُ اللّٰہِ بِجَالِیَا اور اُس پر سوار ہوا۔ اس سے لوگوں نے پوچھا کہ تم یہ اُونٹ کیسے لائے؟ کہا: ہمیں شیخ حسین نے تاکید کر دی تھی کہ شیخ (اعلیٰ

حضرت) کی خدمت میں کمی نہ کرنا، کچھ دُور آگے چلے تھے کہ میرا اپنا جَمَّال (اُونٹ والا) اُونٹ لیے کھڑا ہے۔ اُس سے پوچھا، کہا: جب قافلے کے جَمَّال نہ ٹھہرے، میں نے کہا شیخ کو تکلیف ہوگی، قافلہ میں سے اُونٹ

کھول کر واپس لایا۔ یہ سب میری سرکارِ کرم کی وَصِیَّتیں تھیں "صَلَّى اللهُ تَعَالَى وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَى

عِبَادَتِهِ قَدَرًا فَتَبَهُ وَرَحِمَتِهِ وَرَنَ كِهَانَ يَه فِقِيرَ اَوْر كِهَانَ سَر دَارِ رَاغ، شَيْخ حَسِين، جَن سَه جَان نَه بِيچَان اَوْر كِهَانَ وَخَشِي مَزَانِ جَمَال (اُونٹوں والے) اَوْر اِن كِي يَه خَارِقُ الْعَادَاتِ رَوَشِيں (يعْنِي خِلَافِ مَعْمُولِ طَرِيزِ عَمَل)۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۱۷، ملخصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُبْحَانَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَا شَوْقِ عِبَادَتِ دِيكِهَا كَه مِهِينوں كِي طَوِيلِ عِلَالَتِ، شَدِيدِ كَمْزُورِي وَنَقَاهَتِ كَه بَاوْجُودِ هَرِ طَرِحِ كِي تَكْلِيْفِ سَه بَه پَرَا هُو كَر قَالَه كَا سَاتِه تُو چھوڑ دِيَا، مگر ”أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ“ (سب سَه اَفْضَلِ عِبَادَتِ) نَمَاز كُو چھوڑنا گُورَا نَه كِيَا۔ اس كَه سَاتِه سَاتِه جَب بِي قِيَامِ پَر قُدْرَتِ هُوتِي تُو كَهْرُے كَهْرُے نَمَاز اَدَا فرمَاتَه، بَدَنِ مِيں طَاقَتِ نَه هُوتِي تُو عَصَا كَه سَهَارَه قِيَامِ اَوْر رُكُوعِ وَسُجُودِ فرمَاتَه، جَب ضَعْف (كَمْزُورِي) حُد سَه بڑھِي اَوْر مَرَضِ نَه شَدَّتِ اَخْتِيَارِ كِي تُو نَفْسِ پَر هَرِ طَرِحِ كِي تَكْلِيْفِ وَ مَشَقَّتِ بَر دَاشَتِ كَرْتَه هُوتَه بِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي آنكھوں كِي ٹھنك نَمَاز كُو اَدَا فرمَایَا۔ اللّٰهُ پَاكِ اَوْر اس كَه حَبِيبِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَه اَحْكَامَاتِ پَر عَمَلِ كَرْنَا اَوْر اُمَّتِ مُسْلِمَه كُو اِن پَر عَمَلِ كَا دَرَسِ دِيْنَا، يَه ايسَه كَامِ هِيں جُو سِيْدِي اَعْلِيٰ حَضْرَتِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي سِيرَتِ وَ كَر دَارِ كَا حَصَه تَه۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اللّٰهُ كَرِيمِ كِي عِبَادَتِ كَرْنَا هَمَارِي زَنْدَگِي كَا مَقْصِدِ اَوْر اِيكِ عَظِيمِ كَامِ هَه۔ يَقِينًا جِس طَرِحِ نَمَازِ وَ رُزَه، حَجَّ وَ زَكَاةِ يَه سَب كَامِ اللّٰهُ پَاكِ كِي عِبَادَتِ هِيں، اَسِي طَرِحِ هَرِ وَه كَامِ كَه جِس مِيں اللّٰهُ كَرِيمِ كِي رِضَا وَ خُشُونَدِي مَقْصُودِ هُو وَه بِي عِبَادَتِ كَه مَفْهُومِ مِيں شَامِلِ هُو گا۔ لَهَذَا اَجْجِي اَجْجِي نِيْتوں كَه سَاتِه غَرِيْبوں كِي مَدَدِ كَرْنَا، نَادَاروں كَه كَامِ بَنَانَا، اَهْلِ وَ عِيَالِ كَه لِيَه رِزْقِ حَلَالِ كَمَانَا، لُو گُوں كَه

دلوں میں خوشی داخل کرنا، نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے روکنا، علم دین سکھانا، لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ کے چراغ روشن کرنا، حمایت دین میں قلم چلانا، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ میں آنسو بہانا وغیرہ بھی عبادت کے مفہوم میں شامل ہیں اور ان پر اللہ پاک کے فضل و کرم سے اجر و ثواب بھی ملے گا۔

اس طرح دیکھا جائے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَسَبِہ کے شب و روز عبادت میں ہی بسر ہوتے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا ہر لمحہ علم دین پھیلانے، لوگوں میں ادبِ مصطفیٰ کے دیے جلانے، دوسروں کی خیر خواہی یعنی بھلا چاہنے اور ہر حوالے سے مُتَعَلِّقِينَ وَمُحِبِّينَ کی تَرْبِیَّتِ فرمانے میں گزرا کرتا تھا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اکثر فراقِ مصطفیٰ میں غمگین رہتے اور سرد آہیں بھرا کرتے۔ گستاخانِ رسول کی گستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حمایت میں ان کا رد کرتے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
 دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
 (حدائقِ بخشش، ص ۱۰۹)

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ عَزَبَا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخری وقت بھی عزیز و اقارب کو وصیت کی کہ عَزَبَاءُ کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطر داری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطْلَق (بالکل بھی) نہ بھرنا۔

اکثر اوقات آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وقت مسجد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ محفل میلاد شریف میں ذِکْرِ وِلَادَتِ شَرِيفِ كے وقت صَلَوةٔ وَسَلَامِ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شروع سے آخر تک اَدْبَادُو زَانُو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وعظ فرماتے، چارپانچ گھنٹے کا دل دوزانو ہی منبر شریف پر رہتے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۹۸)

اے کاش! ہمیں بھی تلاوت قرآن پاک کرتے یا سنتے وقت نیز اجتماعِ ذِکْرِ وِلَادَتِ شَرِيفِ كے سنتوں بھرے اجتماعات، مدنی مذاکروں، درس و مدنی حلقوں وغیرہ میں اَدْبَادُو زَانُو بیٹھنے کی سعادت مل جائے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جہاں سیرت و کردار میں باکمال تھے، وہیں صورت میں بھی بے مثال تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا قد (مبارک) اوسط (درمیانہ)، پیشانی (مبارک) چوڑی، آنکھیں بڑی، (بنی شریف یعنی) ناک لمبی (اور) کھڑی، چہرہ لمبا، رنگ (مبارک) گندمی (اور) ملیح، شگفتہ (اس طرح کہ) جلال و جمال کی کھلی ہوئی تفسیر، ہاتھوں کی انگلیاں لمبی، ہنسی گھنی، گردن اونچی، (سر انور کے) بال لمبے جو کان کی لوتک رہتے تھے۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

حِفْظِ قرآن کیوں اور کیسے:

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید ابوب علی رَضْوِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اس لقب کا اہل نہیں ہوں۔ سید ابوب علی صاحب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں

کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے اسی روز سے (قرآن پاک کا) دُور شروع کر دیا، جس کا وقت غالباً عشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمایا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلام پاک بالترتیب بکوشش یاد کر لیا اور یہ اس لیے کہ اُن بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸ از تذکرہ امام احمد رضا، ص ۶)

اپنی تعریف سے بچئے!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس واقعہ سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے حافظے کا کمال معلوم ہوا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو دوسروں کی زبان سے اپنے لیے ایسے اوصاف سُنا جو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی ذات میں نہ پائے جاتے ہوں کس قدر ناپسند تھا۔ اسی طرح کا واقعہ کروڑوں حنفیوں کے امام، حضرت سیدنا امام اعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْبَرُ کے ساتھ بھی پیش آیا،

امام اعظم کا تقویٰ:

وہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت سیدنا امام اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پہلے آدھی رات عبادت کیا کرتے تھے۔ ایک دن راستے سے گزر رہے تھے کہ کسی کو یہ کہتے سنا کہ یہ ساری رات عبادت میں گزارتے ہیں۔ پھر اس کے بعد سے پوری رات عبادت کرنے لگے اور فرماتے: ”مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ میرے بارے میں اس کی عبادت کے مُتَعَلِّق ایسی بات کہی جائے جو مجھ میں نہ ہو۔“

(تاریخ بغداد، النعمان بن ثابت: ۲۹۷، ج ۱۳، ص ۳۵۳، ۳۵۴)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حضرت سیدنا امام اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور اُن کے مَظْهَرِ اَكْبَرِ الشاہ

امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَا اِبْنِي جَهْوُثِي تَعْرِيفِ سَعِي سَجْنِي كَا جَذْبِه صَد كَرُوْر مَرَجْبَا! اے كَا شِ هِم بِي كَا اِبْنِي جَهْوُثِي سَجِي تَعْرِيفِ پَر پُھُو لے نِه سَمَانِي كِه بَجَائِي اِبْنِي كَر دَار مِيں مَزِيْد نِكْهَار پِيْدَا كَرْنِي كِي كُو شِش كِيَا كَرِيں۔ يَاد رَكْھِيں! اِبْنِي جَهْوُثِي تَعْرِيفِ پَر خُوشِ هُونَا شَرْعًا جَائِز نِهِيں۔ اَعْلِي حَضْرَت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اِرْشَادِ فَرْمَاتِي هِيں: اِكْر (كُوْنِي) اِبْنِي جَهْوُثِي تَعْرِيفِ كُو دُوسْت رَكْھِي كِه لُوك اُن فِضَائِلِ سَعِي اُس كِي ثَنَاء (يعْنِي تَعْرِيفِ) كَرِيں جُو اُس مِيں نِهِيں جَب تُو صَرِيح حَرَام قَطْعِي هِي۔ (فتاوى رضويه: ۲۱/ ۵۹۷) اِس لِيے كِسِي كُو اِبْنِي جَهْوُثِي تَعْرِيفِ كَرْنِي هِي نِهِيں دِيْنَا چَاهِيے۔ بَلَكِه اِكْر كُوْنِي هَمَارِي اَيْسِي اَوْصَافِ سَعِي تَعْرِيفِ كَرِي جُو هِم مِيں پَائِي جَاتِي هُون، تَب بِي اَيْسِي شَخْصِ كِي هَاتْهُونِ هَاتْه اِصْلَاحِ كَرْنِي كِي تَرْكِيْب كَر لِي جَائِي اُور اُس تَعْرِيفِ كَرْنِي سَعِي بَاز رَهْنِي كِي تَلْفِيْنِ كِي جَائِي۔ قُرْآنِ وَ حَدِيْثِ كِي مُقَدِّسِ تَعْلِيْمِ سَعِي پَتَا چَلْتَا هِي كِه اِبْنِي تَعْرِيفِ پَر خُوشِ هُو كَر پُھُولِ جَانِي وَالَا اَدْمِي اللهُ پَاكِ اُور اِس كِي رَسُوْلِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُو بِي حَدْنَا پَسَنْدِ هِي اُور اِس قِسْمِ كِي مَرْدُونِ اُور عُورْتُونِ كِي اِرْدِگَر دَاكْشَر چَا پِلُوسِي كَرْنِي وَالُونِ كَا مَجْمَعِ اِكْطَا هُو جَاتَا هِي اُور يِه خُودِ غَرَضِ لُوكِ تَعْرِيفُونِ كِي پُلِ بَانْدِه كَر اَدْمِي كُو بِي وَتُوفِ بِنَاتِي هِيں اُور پُھَر لُوكُونِ سَعِي اِبْنِي مُطْلَبِ پُورِي كَرْتِي اُور بِي وَتُوفِ بِنَانِي كِي دَاسْتَانِ بِيَانِ كَر كِي دُوسَرُونِ كُو هَسْنِي هَسَانِي كَا مَوْقِعِ فَرَا هِم كَرْتِي رَهْتِي هِيں۔ لَهْذَا هَر كِسِي كُو چَا پِلُوسِي كَرْنِي وَالُونِ اُور مُنَه پَر تَعْرِيفِ كَرْنِي وَالُونِ سَعِي هُو شِيَار رَهْنَا چَاهِيے اُور هَر گَزِر گَزِر اِبْنِي تَعْرِيفِ سُنِ كَر خُوشِ نِه هُونَا چَاهِيے۔

اِبْنِي تَعْرِيفِ سُنِ كَر كِيَا كَرِيں؟

حَدِيْثِ پَاكِ مِيں هِي: ”مَدْحُوْنِ كِي مُنَه مِيں خَاكِ جَهْوُنَكِ دُو“ (صَحِيْحِ مُسْلِمٍ، كِتَابِ الزُّهْدِ وَ الرِّقَاقِ، بَابِ

النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ... إلخ، الْحَدِيْثِ: ۳۰۰۲، ص ۱۶۰۰) اِس حَدِيْثِ پَاكِ سَعِي يِه مَدْنِي پُھُولِ مَلَا كِه اِبْنِي تَعْرِيفِ پَر پُھُولِي

نہیں سمانا چاہیے بلکہ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب کوئی ہماری (سچی) تعریف کرے تو اسے نرمی سے منع کر دیں، اگر پھر بھی باز نہ آئے تو پھولنے کے بجائے دل میں داخل ہونے والی خوشی کے بارے میں اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں کہ رب کریم نے محض اپنے کرم سے میرے گناہوں پر پردہ ڈال کر میری عبادتوں کو لوگوں پر ظاہر فرما دیا ہے۔ اور اس سے بڑا احسان اور کیا ہو گا کہ اللہ پاک خود اپنے بندے کے گناہوں کو چھپا کر اس کی عبادت کو ظاہر کر دے۔

تعلیم علم دین کی فضیلت:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جہاں نماز و تلاوت سے محبت فرماتے تھے وہیں نفلی عبادات سے افضل عمل یعنی دن رات اشاعتِ علم دین میں بھی مشغول رہا کرتے۔ کیونکہ گھڑی بھر علم دین کے مسائل میں مذاکرہ اور گفتگو کرنا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔ آئیے! علم دین کے فضائل پر مشتمل چند فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُن کر امام اہلسنت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے علمی مشاغل بھی سنتی ہیں۔

(1) مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا معاذ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: اللہ پاک تیرے ذریعے کسی ایک کو ہدایت دیدے تو یہ تیرے لیے دُنْيَا وَمَا فِيهَا (دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہے۔ (الزهد لابن المبارك، باب فضل ذکر اللہ، الجزء العاشر، استعنت بالله،

الحديث: ۱۳۷۵، ص ۲۸۲)

(2) جس نے علم کا ایک باب سیکھا کہ لوگوں کو سکھائے تو اسے 70 صِدِّيقِينَ کا ثواب دیا جائے گا۔

(الترغيب والترهيب، كتاب العلم، الترغيب في العلم..... الخ، الحديث: ۱۱۹، ج ۱، ص ۶۸)

(3) مُسَلِّمَانِ بَهَائِي كُو اِس سَے زِيَادَه اَفْضَل فَائِدَه نَهِيں دَے سَكْتَا كِه اِسَے كُوْنِي اِجْهِي بَات پَهِنْچَے تُو وَه اِپْنِے

بَهَائِي كُو پَهِنْچَا دَے۔ (جامع بيان العلم و فضله، باب دعاء رسول الله لمستم العلم و حافظه و مبلغه،

الحديث: ۱۸۵، ص ۶۲)

(4) اَللّٰهُ پَاكِ جِس كَے سَا تَه بَهْلَا ئِي كَا اِرَادَه فرماتا ہے اُسَے دِيْن كِي سَمْجھ بُوْجھ عَطَا فرماتا ہے۔ (بخاری،

كتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل: ۴۱/۱)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ علم دین سکھانے کے کس قدر ذوق افزا فضائل ہیں۔ ان فضائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي سِيْرَت طَيِّبَه پَر نَظَر ڈالی جائے تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كے حصّے میں ثوابِ عظیم کا کتنا ذخیرہ ہوگا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي سَارِي زَنْدِگِي عِلْمِ دِيْن كَے بارے ميں لَكھنے لَكھانے، علمِ دِيْن پھيلانے اور لوگوں كِي اِصْلَاح كِي كوشش كاسامان پَهِنْچانے ميں بَسْر ہوئی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كے علمِ دِيْن كَے كَثِيْر كاموں ميں مَصْرُوفِيَّت كَے سَا تَه سَا تَه اِسْتِيفَاء (فتاویٰ) كَے جَوَابَات دِينے كَا كام بھي كرتے اور يه كام دس (10) ماہر مَقْتَبِيوں كَے كام سَے بھي زِيَادَه ہوتا۔ كِيونكہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَے پاس دِنيا كَے مُخْتَلِف شَہروں اور مَلكوں جيسے ہند، بنگلہ ديش، موجودہ پاكستان، چين، افغانستان، امریکہ، افریقہ حتیٰ كہ حَزْمِيْن شَرِيْفِيْن مُخْتَلِفِيْن سَے بھي اِسْتِيفَا آتے اور بسا اوقات تو ايك ايك وقت ميں پانچ پانچ سو (500) اِسْتِيفَاء جَمْع ہو جاتے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۹/۴۴۹، خلاصہ)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي فتویٰ نویسی میں کس قدر مشغول رہتے اور اس مصروفیت کی وجہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَا فَن اِقْتَاء ميں كَا مِل مہارت رَكھنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عوام تو عوام بڑے بڑے علمائے کرام اور مَقْتَبِيَانِ عُظْمَا بھي تحقیقی جوابات اور پیچیدہ مسائل کے

حل کے لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی طرف رُجوع کرتے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے مختلف عُنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے 1286ء سے 1340ء تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! سب نُقل نہ کیے جاسکے، جو نُقل کر لیے گئے تھے اُن کا مجموعہ ”فتاویٰ رَضَوِيَّة“ کے نام سے مشہور ہے۔ فتاویٰ رَضَوِيَّة کی 30 جلدیں ہیں، جن کے کل صفحات: 21656، کل سُوالاات و جوابات: 6847 اور کل رسائل: 206 ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ: ۱۰/۳۰) قرآن، حدیث، فقہ، مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی وَسْعَتِ نَظَرِی کا اندازہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے فتاویٰ کے مُطالَعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے ہر فتوے میں دلائل کا سمنُدر موجزن ہے اور واقعی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا فتاویٰ قرآن، حدیث، اِجْماع اور فقہائے کرام کے جُزئیات (جُزئی-یات) سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسینِ گلدستہ ہے جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قلب و فکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے مہکا تار ہے گا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے مزار پر انوار میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے دَرَجَاتِ رَفِیعہ (بلند دَرَجوں) میں مزید بلندی کا سبب بنتا رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی دورہ“

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! فیضانِ اعلیٰ حضرت سے مالا مال ہونے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی دورہ“ بھی ہے جس کے ذریعے اسلامی بہنوں کو گھر گھر جا کر نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ ہفتے کا کوئی ایک دن مقرر کر کے جگہ بدل بدل کر ”مدنی دورہ“ کے ذریعے نیکی کی دعوت کی سعادت حاصل کیجئے۔ کم از کم 7 اسلامی بہنیں (جن میں کم از کم ایک بڑی عمر والی ضرور ہوں) اپنے ذیلی حلقے یا

حلقے کے اطراف میں (پردے کی احتیاط کے ساتھ) گھر گھر جا کر 72 منٹ "مدنی دورہ" کی ترکیب بنائیں۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَامُ بلکہ خود سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ، محبوبِ خدَا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی کام کے بے شمار دینی و دنیوی فوائد (Benefits) ہیں ❀ مدنی دورے کی برکت سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔ ❀ مدنی دورے کی برکت سے اسلامی بہنوں سے ملاقات و سلام کی سنت عام ہوتی ہے۔ ❀ مدنی دورے کی برکت سے علمِ دین اور نیکی کی دعوت سے مالا مال قیمتی مدنی پھول اُمتِ مسلمہ تک پہنچائے جاتے ہیں۔ ❀ مدنی دورے کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں بہت مدد حاصل ہوتی ہے۔ ❀ مدنی دورے کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی تشہیر و نیک نامی ہوتی ہے، لہذا آپ بھی مدنی کاموں کی خوب خوب دھو میں چپائیے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے آئیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے چنانچہ

بے پردگی سے نجات مل گئی

ٹیکسلا (ضلع راولپنڈی، صوبہ پنجاب) میں مقیم ایک اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے نت نئے فیشن اپنانے، گانے باجے سننے اور بے پردگی جیسے گناہوں میں گرفتار تھیں نیز غصہ اور چڑچڑاپن بھی ان کی عادات میں شامل تھا۔ ان کی زندگی میں مدنی انقلاب کچھ یوں برپا ہوا کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن نے انہیں نیکی کی دعوت دی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن دیا۔ ان کی زبان میں ایسی تاثیر تھی کہ وہ انکار نہ کر سکیں اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچیں۔ تلاوت و نعت شریف کے بعد ہونے والے سنتوں

بھرا بیان بڑا دلنشین اور پُر تاثیر تھا۔ پھر ذکرُ اللہ کی صداؤں اور رورو کر کے جانے والی رقت انگیز دُعاؤں نے انہیں بہت متاثر کیا۔ اجتماع میں ہونے والے اللہ کے ذکر سے ان کے دل کو بہت سکون ملا۔ وہ دن اور آج کا دن! وہ دعوتِ اسلامی والی بن گئیں، اس اجتماع میں شرکت سے پہلے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ بے پردگی جیسے گناہ میں گرفتار تھی، مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے انہوں نے مدنی برقع سجایا اور اب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر استقامت حاصل ہے۔

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہاریا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں۔"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِمْ وَوَقْتُ دِیْنِی کَامُوں مِیْن مَشْغُوْل رَہْنِے کَے بَاوْجُوْد اِنْتَهَائِی کَم غِذَا اِسْتِعْمَال فرمایا کرتے۔ آپ کی عام غذا چچلی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا تورمہ تھا۔ آخرِ عمر میں یہ غذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بغیر مریج کا اور ایک ڈیرھ بسکٹ سوچی کا تناول فرماتے تھے۔ کھانے پینے کے معاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۳) اور ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں تو یہ غذا اور بھی کم ہو جاتی تھی۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت مَوْلانا محمد حُسَیْن مِیْر تھپی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ کَا بَیَان ہے کہ میں نے رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی 20 تاریخ سے اعتکاف کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ مَسْجِد میں تشریف لائے تو فرمایا: ”جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتکاف کروں، مگر (دینی مشاغل کے باعث) فرصت نہیں ملتی۔“ آخر 26 رَمَضَانَ الْمُبَارَك کو فرمایا: ”آج

سے میں بھی مُعْتَكِف ہی ہو جاؤں۔“ حضرت مولانا محمد حسین میرٹھی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”شام کو (کھجور وغیرہ سے روزہ تو افطار فرمالتے مگر) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سحّر کو (سحّری کے وقت) صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔“ ایک دن میں نے دریافت کیا: ”حضور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟“ فرمایا: ”نمک سے کھانا شروع کرنا اور نمک ہی پر ختم کرنا سنت ہے، اس لیے چٹنی آتی ہے۔“

(ماخوذ از فیضانِ اعلیٰ حضرت: ص 113)

سُبْحَانَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ سنت، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخر نمک استعمال کرنے کی سنت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَبْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

(فیضانِ سنت، ص: 658)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اتنی کم غذا کھانے کے باوجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے بھتیجے اور خلیفہ مولانا حَسَنُیْنَ رَضَا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: روزے کی قضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زبانی سنا نہ کسی برابر والے نے بتایا نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبَارَک کا کوئی روزہ قضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ رَمَضَانَ (مُبَارَک میں بھی علالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے روزہ نہ چھوڑا، اگر کسی نے باصرار عَرَض بھی کیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو اَرشاد فرمایا: کہ مریض ہوں تو علاج نہ کروں؟ لوگ تعجب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی علاج ہے۔ اَرشاد فرمایا: اِکْسیر علاج ہے، میرے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا بتایا ہوا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں: **صُومُوا تَصِحُّوا** یعنی روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۱۲، ج ۶، ص ۱۴۶ و ۱۴۷)

اعلیٰ حضرت (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) اُن اُولیائے کالمیلین میں سے تھے جن کے قلوب پر فرائض الہیہ کی عظمت چھائی رہتی ہے، چنانچہ جب 1339 ہجری کا ماہ رمضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل علالت و ضَعْفِ فراواں (شدید کمزوری) کے باعث اعلیٰ حضرت (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) نے اپنے اندر موسم گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے لہذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استطاعت کی وجہ سے فرض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔ (تجلیات امام احمد رضا، ص 133)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدًا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کتنی کم غذا استعمال فرماتے! کاش ہماری بھی ڈٹ کر کھانے کی عادت نکل جائے اور قنصلِ مدینہ لگانے کی عادت بن جائے۔ اس کے علاوہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرضِ عبادات کو بجالانے میں اس قدر محتاط تھے کہ 7 سال کی عمر مبارک سے ہی روزوں کا اہتمام شروع فرما دیا اور اخیر عمر تک نہ تو کوئی روزہ چھوڑا اور نہ ہی فضا کرنے کی حاجت پیش آئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں لوگ رمضان کے روزے چھوڑنے کے لیے بے شمار جتن کرتے ہیں، بہانے بناتے اور کسی عذرِ مُعْتَبَر کے بغیر روزے چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! سردرد، منگی، ہلکا بخار، کھانسی اور دیگر چھوٹی چھوٹی بیماریوں کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگرچہ بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سبب رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھنے کی

اجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ مُعاف نہیں ہو جاتا بلکہ وہ مجبوری ختم ہو جانے کے بعد اس کی قضاء رکھنا فرض ہے۔ البتہ قضاء کا گناہ نہیں ہو گا۔ مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ معمولی نزلہ، بخار یا دُوسرے کی وجہ سے لوگ روزہ ترک کر دیا کرتے ہیں یا مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کسی صحیح شرعی مجبوری کے بغیر کوئی روزہ چھوڑ دے اگرچہ بعد میں ساری عمر بھی روزے رکھے، اُس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! چند روز قبل ہی رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کا مُقَدَّس مہینا اپنی خُوشبوئیں لٹاتا،
 انوار کی بارش برساتا، ہم عاصیوں کے دلوں کو جگمگاتا اور ہماری بخشش کا سامان بناتا ہوا گزر گیا، ممکن ہے کسی اسلامی بہن نے محض سُستی اور غفلت کے وجہ سے رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کے روزے چھوڑ دیئے ہوں، ان کی بارگاہ میں دَسْتِ بَسْتِ مَدَنی التجاہے کہ اپنی آخِرَت کی فِکْر کرتے ہوئے اور غَضَبِ الہی سے ڈرتے ہوئے آج تک جتنے روزے توڑے یا چھوڑے ان کی توبہ کرتے ہوئے شرعی رہنمائی لے کر کفارہ بنتا ہے تو کفارہ بھی ادا کیجئے اور ان روزوں کی قضا بھی کر لیجئے۔ روزوں کی قضا، کفارے کے احکام اور کفارہ دینے کا طریقہ جاننے کیلئے شیخ طریقت، اَمِيرِ اہلسُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”فِیْضَانِ سُنَّتِ“ صفحہ 1081 تا 1088 کا مطالعہ کیجئے۔ بلکہ کوشش فرما کر اوّل تا آخر پوری کتاب ہی پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

مجلس مکتبۃ المدینہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دَعْوَتِ اِسْلَامِیَّہِ خِدْمَتِ دینِ کَم و بیش
 104 شعبہ جات میں دینِ متین کا کام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ مجلس مکتبۃ المدینہ بھی
 ہے اسلامی تعلیمات کو اُمتِ مسلمہ تک پہنچانے کیلئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دَعْوَتِ اِسْلَامِیَّہِ حضرت
 علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیَہِ نے 1986 میں عاشقانِ رسول کی مدنی
 تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامِیَّہِ کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا آغاز فرمایا دَعْوَتِ اِسْلَامِیَّہِ کے اس
 شعبہ (Department) سے پہلے تو صرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری ہوئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور
 رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظر عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ مکتبۃ المدینہ سے جہاں سنتوں
 بھرے بیانات مدنی مذاکروں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچ رہی ہیں، وہیں امام
 غزالی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتابوں کا اردو ترجمہ، اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت اور اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّہِ کی کتابیں بھی شائع
 کر کے کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچائی جا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دَعْوَتِ اِسْلَامِیَّہِ تیری دھوم مچی ہو!

مطالعہ کرنے کے مدنی پھول

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کو اِخْتِمَامِ کی طرف لاتے ہوئے مطالعہ کرنے کے بارے
 میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ
 کیجئے: (1) بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے۔ (بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول
 والعلم، ۴۱/۱، حدیث: ۶۷۰۷)۔ (2) دنیا ملعون ہے اور اللہ پاک کے ذکر، اس کے ولی یعنی دوست اور دینی علم

پڑھنے اور پڑھانے والے کے سوا اس کی ہر چیز بھی ملعون ہے۔ (قریبی، کتاب الزہد، ۱۴۴/۲، حدیث: ۲۳۲۹) ☆ مطالعہ ایمان کی مضبوطی و پختگی کا باعث ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۷) ☆ مطالعہ حصول معرفت کا ذریعہ ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۸) ☆ مطالعہ سے کائنات میں غور و فکر کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۸) ☆ مطالعہ سے عقل و شعور میں اضافہ ہوتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۹) ☆ مطالعہ انسان کی دینی و دنیاوی دونوں ترقیوں کا سبب بنتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۹) ☆ مطالعہ طبیعت میں نشاط، نگاہوں میں تیزی اور ذہن و دماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۹ ملخصاً) ☆ ایسی کتب، رسائل اور اخبارات سے ہمیشہ دور رہے جو ایمان کے لئے زہر قاتل، حیاء سوز اور اخلاق باختہ ہوں۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۲۹) ☆ اپنے اکابر کے حالات جاننے اور ان کے افعالِ حسنہ کو اپنانے کے لئے ان کے احوال و کوائف پر مشتمل کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۳۳) ☆ امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مطالعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا علم و مطالعہ تزکیہ نفس اور دل کی اصلاح کا باعث ہو۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۳۲) ☆ قوتِ حافظہ کے لئے جہاں اور دوائیں استعمال اور وظائف کئے جاتے ہیں وہیں ایک دوا مطالعہ بھی ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۳۶) ☆ کوشش کیجئے کہ کتاب ہر وقت ساتھ رہے کہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مطالعہ کر لیا جائے اور کتاب کی صحبت بھی میسر رہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۳۶) ☆ مطالعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو ابتدا سے انتہا تک سرسری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کر لیا جائے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۱۲) ☆ اپنا احتساب کرنا بھی فائدہ مند ہے کہ مجھے اس مطالعے سے کیا حاصل ہوا اور کون سا مواد ذہن نشین ہوا اور کون سا نہیں۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۱۲) ☆ کسی بات کو

یاد کرنے کے لیے آنکھیں بند کر کے یادداشت پر زور دینا مفید ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص 117)

☆ جو مطالعہ کریں اُسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے بیان کریں اس طرح بھی معلومات کا ذخیرہ طویل مدت تک ہمارے دماغ میں محفوظ رہے گا۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص 112)

☆ جو کچھ پڑھیں اس کی دہرائی (Repeat) کرتے رہیے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص 112)

☆ شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں علم دین کے رنگ برنگے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں ان مدنی مذاکروں کی برکت سے اپنے علم پر عمل کرنے، اسے دوسروں تک پہنچانے اور مزید مطالعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص 115)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

